اور توہم پرستی

ام عبدالرحمٰن

صفر المظفر : اسلامی قمری کیلنڈر کے دوسرے مہینہ میں نہ تو کوئی خاص عبادت مقرر کی گئی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں قرآن وسنت اور فقہِ اسلامی میں کوئی خاص اصول آئے ہیں۔ کچھ لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ مہینہ بد بخت اور منحوس مہینہ ہے، اسی وجہ سے وہ لوگ اس مہینے میں شادی بیاہ اور دیگر خوشی کی تقریبات منانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ یہ خیال بالکل بے بنیاد اور بے اصل ہے، یہ اعتقاد دراصل اُس توہم پرستی کا ایک حصہ ہے جو اسلام کے پھیلنے سے پہلے عرب میں بہت عام تھی۔ یہ لوگ جابے جا نحوست اور توہم پرستی کا شکار رہتے اور طرح طرح کے الٹے سیدھے خیالات پر عمل پیرا ہوتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توہم پرستی پرمبنی ایسے تمام عقائد کو بالکل ختم کر دیا اور مسلمانوں کو ایسے خیالات رکھنے سے روک دیا، بالخصوص ماہِ صفر کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا: لَا صَفَر اس کا مطلب یہ ہے کہ ماہِ صفر کو منحوس سمجھنا، اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔

اس واضح ارشاد نبوی کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان، ماہِ صفر کو منحوس سمجھنا بالکل چھوڑ دیتے لیکن افسوس کہ دینی تعلیمات سے جہالت اور بے خبری کی وجہ سے اب بھی ہمارے درمیان لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس مہینے کو منحوس سمجھتی ہے بلکہ اس کے بارے میں عجیب وغریب باتیں مشہور کر رکھی ہیں مثلاً:

۱۔ کچھ لوگ اس کے ابتدائی تیرہ دن کو بدبختی اور نحوست کے دن سمجھتے ہیں اور ان کو ''تیرہ تیزی'' کہتے ہیں۔

۲۔ کچھ لوگ اس مہینے میں جنات کو بھگانے کے لئے الٹے سیدھے کام کرتے ہیں۔

۳۔ کچھ لوگ مروّجہ قرآن خوانی کے ذریعہ اس مہینہ کی نحوست سے بچتے ہیں۔

۴۔ کچھ لوگ اس مہینے کی آخری بدھ کو عید مناتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

حالانکہ اسلام کی واضح، روشن اور دوٹوک تعلیمات کے بعد ایسے توہمات کی کوئی حقیقت اور اہمیت باقی نہیں رہتی۔

اس موقع کی مناسبت سے ہم نے ایک فہرست تیار کی ہے، جس میں اکثر و بیشتر وہ تمام خیالات جمع کر دیئے ہیں جو توہم پرستی اور نحوست کے متعلق لوگوں میں بالخصوص خواتین میں عام ہیں۔ آئیں! اس فہرست کو اس نیت سے پڑھیں کہ جو حق کی بات ہمیں معلوم ہوگی اُس پر فوراً عمل پیرا ہوں گے۔

۱...... اسلام میں نحوست اور بدشگونی کا کوئی تصور نہیں۔ یہ محض توہم پرستی ہے، حدیث شریف میں بدشگونی کے عقیدہ کی تردید فرمائی گئی ہے۔ سب سے بڑی نحوست انسان کی اپنی بدعملیات اور فسق وفجور ہے جو آج مختلف طریقوں سے گھر گھر میں ہو رہا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ یہ بدعملیات اور نافرمانیاں خدا کے قہر اور لعنت کی موجب ہیں، ان سے بچنا چاہئے۔

۲...... کسی کام یا دن کو منحوس سمجھنا غلط ہے۔ نحوست اگر ہے تو انسان کی اپنی بدعملی میں ہے۔

۳...... لڑکیوں کو یا ان کی ماں کو منحوس سمجھنا یا ان کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کرنا بدترین گناہ اور جاہلیت کی بات ہے۔

۴...... مختلف رنگ کی چوڑیاں اور کپڑے پہننا جائز ہے اور یہ خیال کہ فلاں رنگ سے مصیبت آئے گی محض توہم پرستی ہے، رنگوں سے کچھ نہیں ہوتا، اعمال سے انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول یا مردود ہوتا ہے۔

۵...... ماہ صفر منحوس نہیں اسے تو "صفر المظفر" کہا گیا ہے۔ یعنی کامیابی اور خیر و برکت کا مہینہ، اس لئے اس کے متعلق نحوست کا اعتقاد رکھنا غلط ہے۔

۶...... محرم کی دسویں تاریخ اور تمام عشرہ محرم میں شادی بیاہ کرنا، بچوں کا ختنہ کرنا اور شادی وغیرہ کا کھانا پینا بلاشبہ جائز ہے، اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔

۷...... شریعت میں کوئی مہینہ ایسا نہیں جس میں شادی سے منع کیا گیا ہو۔

۸...... رات یا عصر، مغرب کے وقت یا کھانے کے بعد جھاڑو دینے، چوٹی کرنے، ناخن تراشنے کو گناہ یا نیستی و بے برکتی کا سبب سمجھنا محض توہمات میں سے ہے، شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں۔

۹......الٹی چپل یا چیز وغیرہ کو سیدھا کر دینا اچھی بات ہے لیکن اس کے الٹا رہنے سے یہ سمجھنا کہ اس سے اوپر لعنت جاتی ہے، اس کی کوئی اصل نہیں محض لغو بات ہے۔

۱۰......سنت طریقے کے مطابق استخارہ تو مسنون ہے حدیث میں اس کی ترغیب آئی ہے اور فال کھلوانا ناجائز ہے۔

۱۱......قرآن مجید سے فال نکالنی ناجائز ہے، فال نکالنی اور اس پر عقیدہ کرنا کسی اور کتاب (مثلاً دیوانِ حافظ یا گلستان وغیرہ) سے بھی ناجائز ہے مگر قرآن مجید سے نکالنی تو سخت گناہ ہے کہ اس سے بسا اوقات قرآن مجید کی توہین یا اس کی جانب سے بدعقیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۲......''سیدھی آنکھ پھڑکے تو کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے اور بائیں پھڑکے تو خوشی حاصل ہوتی ہے۔'' یہ محض بے اصل بات ہے، قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

۱۳......مصلیٰ کا کونا الٹنے کا رواج اس لئے ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلاضرورت جائے نماز بچھی نہ رہے اور وہ خراب نہ ہو۔ عوام جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر جائے نماز نہ الٹی جائے تو شیطان نماز پڑھتا ہے یہ بالکل مہمل اور لایعنی بات ہے۔

۱۴......''بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ عصر اور مغرب کے درمیان کچھ کھانا پینا نہیں چاہئے کیونکہ نزع کے وقت انسان کو ایسا محسوس ہوگا کہ عصر ومغرب کا درمیانہ وقت ہے اور شیطان شراب کا پیالہ پینے کو دے گا تو جن لوگوں کو عصر ومغرب کے درمیان کھانے پینے کی عادت ہوگی وہ شراب کا پیالہ پی لیں گے اور جن کو عادت نہ ہوگی وہ شراب پینے سے پرہیز کریں گے، نیز اس وقفہ عصر ومغرب کے درمیان کچھ نہ کھانے پینے سے روزے کا ثواب ملتا ہے۔'' یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ عصر ومغرب کے درمیان کھانے پینے میں شرعاً کوئی کراہت نہیں۔

۱۵......''بعض عورتوں کا خیال اور اعتقاد یہ ہے کہ صفر کا مہینہ اور خصوصاً ابتدائی ۱۳ دن منحوس اور نامبارک ہیں۔ ان دنوں میں عقد نکاح، خطبہ اور سفر نہ کرنا چاہئے، ورنہ نقصان ہوگا'' یہ خیال اور عقیدہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ ماہ صفر کو منحوس سمجھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خیالات کی سخت الفاظ میں تردید فرمائی۔ واقع میں، وقت، دن، مہینہ یا تاریخ منحوس نہیں ہوتے، نحوست بندوں کے اعمال وافعال پر منحصر ہے۔ جس وقت کو بندوں نے عبادت میں مشغول رکھا وہ وقت اس کے حق میں مبارک ہوتا ہے اور جس وقت کو گناہ کے

کاموں میں صرف کیا وہ ان کے لئے منحوس ہوتا ہے۔ حقیقت میں مبارک عبادات ہیں اور منحوس معصیات ہیں۔

الغرض ماہ صفر منحوس نہیں ہے۔ مگر منحوس ہمارے اعمال اور غیر اسلامی عقائد ہیں۔ ان تمام کو ترک کرنا اور ان سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ ماہِ صفر اور اس کے ابتدائی تیرہ دن کو منحوس سمجھ کر شادی، منگنی سفر وغیرہ کاموں سے رک جانا سخت گناہ کا کام ہے۔

۱۶...... ۲۱ مارچ کو جو ''نوروز'' منایا جاتا ہے، اسلامی نقطۂ نظر سے اس کی کوئی حقیقت اور اہمیت نہیں بلکہ نوروز کی تعظیم مجوسیوں اور روافض کا شعار ہے۔

۱۷...... اہل اسلام کے نزدیک نہ تو کوئی شخص کسی کی قسمت کا صحیح صحیح حال بتا سکتا ہے نہ برجوں، ستاروں میں کوئی ذاتی تاثیر ہے۔ ان باتوں پر یقین کرنا گناہ ہے اور ایسے لوگ ہمیشہ پریشان رہتے اور توہم پرست بن جاتے ہیں۔

۱۸...... علم نجوم پر لکھی ہوئی کتابیں (پامسٹری) وغیرہ پڑھ کر لوگوں کے ہاتھ دیکھ کر حالات بتانا یعنی پیشن گوئیاں کرنا اور اس پیشہ سے کمائی کرنا ایک مسلمان کیلئے جائز نہیں۔

۱۹...... ''اکثر لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ اور منگل کو کپڑے نہیں دھونا چاہئیں، ایسا کرنے سے رزق (آمدنی) میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔'' یہ بالکل غلط، اور توہم پرستی ہے۔

۲۰...... بعض لوگوں میں تو یہ توہم پرستی ہے کہ اگر دیوار پر کوا آ کر بیٹھے تو سمجھتے ہیں کہ کوئی آنے والا ہے، اور سمجھتے ہیں کہ اگر شام کے وقت جھاڑو دی تو گھر کی نیکیاں بھی چلی جاتی ہیں۔ اسی طرح پاؤں پر جھاڑو لگنا یا لگانا برا فعل ہے۔

۲۱...... بچے کے دانت اگر الٹے نکلتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ ننھیال یا ماموؤں پر بھاری پڑتے ہیں۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں، محض توہم پرستی ہے۔

۲۲...... بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کاٹا ہوا ناخن کسی کے پاؤں کے نیچے آ جائے تو وہ شخص اس شخص کا (جس کا ناخن کاٹا ہے) دشمن بن جاتا ہے، اسی طرح اگر کالی بلی راستہ کاٹ جائے تو آگے جانا خطرے کا باعث بن جاتا ہے۔ یہ باتیں بھی محض توہم پرستی کی مد میں آتی ہے۔ شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں۔

۲۳...... بعض لوگ زمین پر گرم پانی وغیرہ گرانے کو گناہ سمجھتے ہیں کہ اس سے زمین کو تکلیف ہوتی ہے۔

۲۴...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر زمین پر نمک گر جائے (یعنی پیروں کے نیچے آئے) تو روز قیامت پلکوں سے اٹھانا پڑے گا۔ یہ بھی قطعاً غلط ہے البتہ نمک بھی خدا تعالیٰ کی نعمت ہے اس کو زمین پر نہیں گرانا چاہئے۔

۲۵......''بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ لعل، یاقوت، زمرد، عقیق اور فیروزہ کے رنگ کو انگوٹھی میں پہننے سے حالات میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔'' یہ اعتقاد بھی صحیح نہیں۔ پتھروں کا کامیابی وناکامی میں کوئی دخل نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام فیروز تھا۔ اس کے نام کو عام کرنے کے لئے سبائیوں نے ''فیروز'' کو تبرک پتھر کی حیثیت سے پیش کیا۔ پتھروں کے بارے میں نحس وسعد (نحوست وخوش بختی) کا تصور سبائی افکار کا شاخسانہ ہے۔

۲۶......''اپریل فول'' منانا یعنی ''جھوٹ بول کر فریب دینا، ہنسنا ہنسانا'' اسلامی طریقہ نہیں بلکہ یہ رسم مغرب سے ہمارے یہاں آئی ہے اور یہ بہت سے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے جن میں جھوٹ، خیانت، دھوکہ، ایذائے مسلم اور گمراہ قوموں کی مشابہت سرفہرست ہے۔ ☆☆☆

عشق حقیقی

ایک دفعہ مالک بن دینار کہیں جارہے تھے کہ ایک خوبصورت باندی کو دیکھا کہ زرق برق کپڑے پہنے ہوئے نازو انداز سے جارہی ہے، آپ کے دل میں خیال آیا کہ اس کو نصیحت کرنی چاہئے۔ چنانچہ آپ اس کے قریب ہوئے اور پوچھا، اے باندی! کیا تمہارا آقا تمہیں بیچنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کیوں؟ فرمایا، میں تمہیں خریدنا چاہتا ہوں وہ باندی سمجھی کہ میرا حسن وجمال دیکھ کر اس بوڑھے کا دل بھی قابو میں نہیں رہا، اس نے اپنے نوکروں سے کہا کہ اس بوڑھے کو ساتھ لے چلو، ہم اپنے آقا کو یہ بات ضرور سنائیں گے۔ چنانچہ آپ ان کے ساتھ چل دیئے جب مالک کے گھر پہنچے تو باندی ہنستے مسکراتے ٹھک ٹھک کر اپنے مالک کو واقعہ سنایا کہ ایک بوڑھا بھی مجھے دیکھ کر دل دے بیٹھا ہم اسے ساتھ لائے ہیں مالک نے حضرت سے پوچھا ارے بوڑھے میاں! کیا آپ یہ باندی خریدنا چاہتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا، ہاں، مالک نے پوچھا، کتنے میں خریدو گے؟ حضرت نے فرمایا، دو خشک کھجوروں کے بدلے میں، مالک سن کر حیران رہ گیا، پوچھا اتنی تھوڑی قیمت کس مناسبت سے لگائی؟ حضرت نے فرمایا اس میں بہت عیب ہیں ایک اس کا حسن فانی ہے، دوسرا عنقریب بوڑھی ہو جائے گی۔ دیکھنے کو دل نہ چاہے گا، چند دن نہ نہائے تو جسم سے بو آنے لگے، سر میں جوئیں پڑ جائیں، منہ سے بھی بدبو آنے لگے، دانت گندے، بال نہ سلجھائے تو خوفناک شکل بن جائے، مالک نے کہا یہ سب ٹھیک ہے مگر دو خشک کھجوروں کی قیمت کیسے لگائی؟ حضرت نے فرمایا کہ مجھے ایک خادمہ ملتی ہے جس کا حسن وجمال ہمیشہ رہے گا، مسکرائے تو دانتوں سے نور کی شعائیں نکلیں، کپڑے ایسے کہ ۷۰ ہزار رنگ جھلک رہے ہوں گے اگر اپنے کپڑے کا پلو آسمان دنیا سے نیچے کر دے تو سورج کی روشنی ماند پڑ جائے، اگر مردہ سے ہم کلامی کرے تو مردہ زندہ ہو جائے۔ اگر کھارا پانی میں تھوک ڈال دے تو وہ میٹھا ہو جائے، یہ باندی مجھے رات کی آخری پہر میں کھڑے ہو کر دو رکعت تہجد پڑھنے سے مل جاتی ہے، مالک کی آنکھوں میں آنسو نکل آئے، اس نے کہا حضرت! آپ نے میرے حالت بدل دی مالک نے سچی توبہ کر لی اور بقیہ زندگی نیکی کے ساتھ گزاری۔